إن الدين عند الله الإسلام

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جاری کردہ بحکم
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
رحمۃ اللہ علیہ

بڑے طوفان کا پیش خیمہ

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو دن کی روشنی میں ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر مرزائی غنڈوں نے ملت اسلامیہ کے معصوم اور نہتے فرزندوں کو جس بُری طرح پیٹا اسکا ردِ عمل جتنا بھی سخت ہوتا کم تھا لیکن علمائے کرام مشائخ عظام اور زعمائے ملت کی سعی سے ملک قتل و غارت گری سے محفوظ رہا اسکے باوجود مرزائیوں کے بین الاقوامی لیڈر ظفر اللہ خان کا عالمی رائے عامہ کے نام دہائی دینا اور اسکے بعد ایسوسی ایٹڈ آف امریکہ کو مرزائیوں کے پوپ پادری ناصر کا دھمکی آمیز انٹرویو ایک بڑے طوفان کا پیش خیمہ ہے ملک و ملت کے مسلمہ قائدین روزِ اوّل سے اس سامراجی ٹولے کے عزائم سے آگاہ کر رہے ہیں لیکن بدقسمتی سے صورتحال جوں کی توں ہے ظفر اللہ اور ناصر کے بیانات کے بین السطور جو عزائم پوشیدہ ہیں ان سے حکومت فوری طور پر آگاہ ہو کر نمٹتی تو ڈر ہے ملک کسی ایسے حادثہ کا شکار نہ ہو جائے جس کا وہ متحمل نہ ہو سکے" لہٰذا ارباب حکومت مرزائی دنیا کے ارباب حل و عقد کو فی الفور گرفتار کر کے مکمل تحقیق کے بعد انکو کیفر کردار تک پہنچائے ورنہ اُٹھنے والی لہروں کا روکنا کسی کے بس میں نہ ہوگا

تحصیل نوشہرہ کے پسماندہ علاقے اور اس کے مسائل

سوال نمبر ۱۲۵ مورخہ ۷۴-۴-۱۵

الف :- کیا وزیر خوراک وزراعت و دیہی ترقی بیان فرمائیں گے ؟ کہ کیا وفاقی حکومت ضلع پشاور کی تحصیل نوشہرہ کے نہایت پسماندہ چراٹ تا نظام پور و اٹک کے پہاڑی علاقہ کے دونوں طرف آباد لاکھوں عوام کو بنیادی ضروریات اور آسائشوں تعلیم ۔ طب ۔ مواصلات ۔ بجلی اور پانی کی فراہمی کے لئے مرکزی سطح پر توجہ دے سکے گی ؟

ب :- اگر جواب نفی میں ہے تو کیا ایسے پسماندہ علاقوں کو صرف صوبوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دینا آئین اور موجودہ حکومت کی عوامی فلاح کی پالیسیوں سے ہم آہنگ ہے ؟

جواب :- میجر جنرل ریٹائرڈ جمالدار

الف :- آئین کے تحت صوبوں میں ان سہولتوں کی فراہمی ۔ متعلقہ صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے ۔ صوبائی حکومتیں ، دستیاب وسائل کے اندر رہتے ہوئے یہ سہولتیں بہم پہنچانے کی سعی بلیغ کر رہی ہے ۔ وفاقی حکومت کو بھی صوبوں کی طرح مساوی طور پر پاکستان کے دیہی علاقوں خصوصاً وہ جو نسبتاً زیادہ پسماندہ ہیں ۔ کی ترقی سے تعلق ہے یہ مقصد صوبوں کو مناسب رقوم کی تخصیص کرکے حاصل کیا جارہا ہے ۔ اس کے لئے ۳۰۰ ملین روپے کی رقم صوبہ سرحد کے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے ۷۴-۱۹۷۳ کے لئے رکھی گئی ہے ۔ جب کہ ۱۹۷۳ ، ۱۹۷۲ میں ۱۵۷ ملین روپے رکھے گئے تھے ۔

زرعی اصلاحات اور چھوٹے مزارعین و مالکان اراضی

سوال نمبر ۱۳۰ مورخہ ۷۴-۴-۱۵

الف :- کیا وزیر خوراک ، زراعت و دیہی ترقی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے ؟ آیا یہ حقیقت ہے کہ زرعی اصلاحات نے چھوٹی زمینوں کے مالکان کے لئے کئی مشکلات پیدا کر دی ہیں ؟ اور

ب :- آیا حکومت ۵ ، ۱۲ ایکڑ زمین کی بجائے ۲۵ ایکڑ زرعی زمین کو ان اصلاحات کی وسعت سے نکالنے کو تیار ہے ۔

جواب :- میجر جنرل (ریٹائرڈ) جمالدار

الف :- یہ سوال مبہم ہے ۔ جن مشکلات کا حوالہ دیا گیا ہے ۔ ان کی تخصیص نہیں کی گئی ۔ معزز رکن سے درخواست ہے کہ ان کی تخصیص فرمادیں ۔

ب :- اس سوال میں بھی ابہام ہے ۵ ، ۱۲ ایکڑ کی ملکیت ضابطہ کے دائرہ سے باہر نہیں ۔ ضابطہ کی تمام تصریحات کا مساوی طور پر ۵ ، ۱۲ ایکڑ اور ۲۵ ایکڑ پر اطلاق ہوتا ہے ۔

ریڈیو، ٹی وی اور عربی زبان

سوال نمبر ۱۳۲ مورخہ ۷۴-۴-۱۶

الف :- کیا وزیر اطلاعات و نشریات اوقاف اور حج ارشاد فرمائیں گے ۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ عربی میں پروگرام ریڈیو سے نشر اور ٹیلی ویژن سے پیش کئے جاتے ہیں ؟

ب :- اگر الف بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی تفصیلات کیا ہیں ؟

پ :- آیا حکومت عرب ریاستوں کے ساتھ تعلقات بڑھانے اور عربی زبان کو فروغ دینے کے لئے لٹریچر ، اخبارات یا رسائل عربی زبان میں شائع کرتی ہے ؟ نیز

ت :- اگر (پ) بالا کا جواب اثبات میں ہے ۔ تو اس کی تفصیلات کیا ہیں ۔ بصورت دیگر اس سلسے میں آئندہ کیا اقدامات کرنے کی تجویز ہے ؟

جواب :- مولانا کوثر نیازی

الف :- جی ہاں

ب :- ریڈیو سے نشریات کی تفصیلات

ملکی نشریات

۱ :- ملک کے ساتوں اسٹیشنوں سے تلاوت کلام پاک روزانہ دس منٹ

۲ :- ملک کے ساتوں اسٹیشنوں سے عربی کے اسباق دس منٹ روزانہ (یہ سباق ۲۱ اپریل ۱۹۷۴ء سے شروع ہونگے)

۳ :- ملک کے تمام اسٹیشنوں سے خاص مواقع مثلاً رمضان المبارک اور ربیع الاول میں قرأت کے پروگرام ۔

۴ :- ملک کے تمام اسٹیشنوں سے عرب موسیقی روزانہ دس منٹ بیرونی نشریات :-

روزانہ ۱۱½ بجے شب سے لیکر ایک بجے تک ڈیڑھ گھنٹہ کی عربی نشریات تمام عربی بولنے والے ممالک کے لئے اس میں تلاوت کلام پاک ، خبریں ۔ تقریریں تبصرہ پاکستانی اور عربی موسیقی پیش کی جاتی ہے

ٹیلیویژن پروگراموں کی تفصیل

پاکستان میں ٹیلیویژن کے تمام مراکز کی نشریات پروگرام بصیرت سے شروع ہوتی ہیں ۔ یہ پروگرام آٹھ منٹ کا ہوتا ہے اس پروگرام میں آیات قرآنی کی تلاوت کی جاتی ہے ۔ اوران کی تفسیر بھی کی جاتی ہے

۲ :- مندرجہ ذیل موقعوں پر پاکستان ٹیلیویژن کارپوریشن کے تمام مراکز سے قرأت کے پروگرام نشر کیئے جاتے ہیں ۔

عید میلاد النبی ، عیدالفطر ، عیدالضحیٰ ، شب معراج محرم الحرام اور رمضان المبارک

۳ :- حج کے موقع پر دوسرے اسلامی ممالک کے عربی پروگرام بھی نشر کئے جاتے ہیں ۔

۴ :- جب بھی بین الاقوامی قرأت کے مقابلے ہوتے ہیں ۔ اگر انکی ریکارڈ دستیاب ہو تو پاکستان ٹیلیویژن کارپوریشن کے تمام مراکز سے نشر کی جاتی ہے ۔

۵ :- اسلامی سربراہی کانفرنس سے پیشتر اور اس کے انعقاد کے دوران مسلم ممالک کے عربی پروگرام پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن کے تمام مراکز سے نشر کئے گئے ۔ اور اس طرح لاہور کے ٹیلی ویژن مرکز سے عربی میں خبریں باقاعدہ نشر کی جاتی رہیں ۔

۶ :- پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن کے تمام اسٹیشنوں سے عربی میں اسباق شروع کرنے کے انتظامات کیئے جارہے ہیں ۔ امید ہے مہینہ بھر کے اندر اندر ان پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا ۔

ج :- جی ہاں

تفصیلات :-

۱ ۔ وزارت اطلاعات ونشریات کا ادارہ مطبوعات و فلم سات زبانوں میں جن میں عربی بھی شامل ہے ۔ ایک دوماہی رسالہ پاکستان مصور شائع کر رہا ہے ۔

باقی آئندہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۲۲ جمادی الاولیٰ

مطابق

۱۴ جون ۱۹۷۴ء

جلد ۱۷

شمارہ ۲۲

قیمت ۵۰ پیسے

بدل اشتراک

سالانہ ۲۵/۰ روپے

ششماہی ۱۳/۰ ٫٫

سہ ماہی ۷/۰ ٫٫

ٹیلیفون ۶۷۷۱۵

سرپرست

حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ

مدیر

زاہد الراشدی

۱۴ جون ——— ملک گیر ہڑتال

۹ جون کو مدرسہ قاسم العلوم اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور میں علماء کرام، مشائخ عظام اور سیاسی راہنماؤں کے مشترکہ کنونشن میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ ۱۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے ۲۔ کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے ۳۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دے کر مسلمانوں کو وہاں بسنے کی اجازت دی جائے اور ۴۔ واقعہ ربوہ کے سلسلہ میں مرزا ناصر احمد اور دیگر ذمہ دار افراد کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔

کنونشن میں ان مطالبات کے لئے پُر امن تحریک چلانے کی غرض سے "آل پارٹیز ختم نبوت ایکشن کمیٹی" کے قیام کا بھی فیصلہ کیا گیا، جس کے کنوینر مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری دامت برکاتہم ہوں گے کنونشن کے اختتام پر مولانا بنوری کی طرف سے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالستار نیازی نے اعلان کیا کہ اگر حکومت نے مجلس عمل کے مطالبات تسلیم نہ کئے تو ۱۴ جون کو ملک گیر ہڑتال کی جائے گی۔

انہوں نے کہا کہ کنونشن میں ایک بات یہ قابل ذکر ہے کہ ۵۳ء کے مقابلہ میں اس بار کنونشن میں سیاسی جماعتوں کے نمایندے بھی شریک ہوئے۔ اور یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ کنونشن نے ملک میں تخریبی سارگرمیوں پر ناپسندیدگی ظاہر کی ہے اور ہر قیمت پر امن و امان قائم رکھنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ حکومت سے بات چیت کے لئے مجلس عمل کی آمادگی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ سر دست ہمارا تصادم حکومت سے نہیں۔ ہماری حتی الوسع یہ کوشش ہوگی کہ حکومت کو یہ کہنے کا موقع نہ دیا جائے کہ مجلس اپنے مطالبات منوانے کے لئے تشدد پر اتر آئی ہے۔ یہ اس وقت سوچا جائے گا جب حکومت فریق بن کر ہمارے سامنے آئیگی۔ انہوں نے کہا۔ ہم حکومت کو انتباہ کرتے ہیں کہ اگر اس نے مسلمانوں کے جائز مطالبات کو تسلیم نہ کیا تو ہم اسے بھی باغیانِ ختم نبوت کے زمرے میں شمار کریں گے اور اس کے کسی حکم کو ماننے کے پابند نہ ہوں گے۔

کل پاکستان مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں مختلف جماعتوں کے حسب ذیل نمایندے شریک ہیں مجلس تحفظ ختم نبوت سے مولانا محمد یوسف بنوری (کنوینر) مولانا تاج محمود۔ جمعیۃ علماء اسلام سے مولانا مفتی محمود اور مولانا عبیداللہ انور۔ جمعیۃ علماء پاکستان کے مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار خاں نیازی اور قاضی فضل رسول۔ جماعت اسلامی کے پروفیسر غفور احمد اور چوہدری غلام جیلانی۔ نیشنل عوامی پارٹی کے ارباب سکندر خاں خلیل اور امیرزادہ خاں۔ جمہوری پارٹی کے نوابزادہ نصراللہ خاں اور رانا ظفراللہ خاں۔ قومی اسمبلی آزاد گروپ کے ظفر احمد انصاری۔ قادیانی محاسبہ کمیٹی سے آغا شورش کشمیری اور احسان الٰہی ظہیر۔ حزب الاحناف کے سید محمود احمد رضوی اور صاحبزادہ محمود شاہ گجراتی۔ تنظیم اہل السنۃ والجماعۃ کے مولانا نورالحسن شاہ بخاری اور علامہ عبدالستار تونسوی۔ مرکزی جماعت اہل سنت کے مولانا غلام علی اوکاڑوی اور مولانا سید حسین الدین۔ جمعیۃ اشاعت التوحید والسنۃ کے مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری اور مولانا غلام اللہ خاں۔ تبلیغی جماعت کے مولانا مفتی زین العابدین۔ مجلس احرار اسلام کے مولانا سید ابوذر بخاری اور ثناء اللہ بھٹہ۔ جمعیۃ اہلحدیث کے حافظ عبدالقادر روپڑی اور مولانا محمد صدیق۔ جمعیۃ اہلحدیث کے دوسرے گروپ سے میاں فضل حق اور شیخ محمد اشرف۔ شیعہ جمعیۃ علماء سے مولانا محمد اسمٰعیل گوجروی۔ ادارہ تحفظ حقوق شیعہ کے سید مظفر علی شاہ۔ مسلم لیگ کی طرف سے بعد میں نام دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جمعیۃ طلباء اسلام، اسلامی جمعیۃ طلباء، انجمن طلباء اسلام اور مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے نمایندے بھی مجلس عمل میں لے جائیں گے

قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود نے ایک بیان میں جمعیۃ کی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ مجلس عمل کے احکامات کی پوری تعمیل کی جائے اور جمعیۃ کے تمام کارکن ۱۴ جون کو ملک گیر ہڑتال کو مکمل طور پر کامیاب بنانے کے لئے محنت، جانفشانی اور جوش و خروش کے ساتھ کام کریں۔ آپ نے یقین ظاہر کیا کہ مجلس عمل کی پُر امن اور آئینی جدوجہد کامیاب ہوگی اور بہت جلد حکومت کو اسلامیانِ پاکستان کے جائز مطالبات تسلیم کرنا پڑیں گے۔

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

حماد سواتی

اسلامیانِ پاکستان کو ربوہ کا چیلنج

۲۹ر مئی سے ۸ر جون تک ایک رپورٹ

۲۹ر مئی

پشاور سے آنے والی پارہ ڈاؤن چناب ایکسپریس پر آج ربوہ ریلوے اسٹیشن پر قادیانی فرقہ کے تقریباً پانچ ہزار افراد نے حملہ کر دیا۔ یہ حملہ اس بوگی پر کیا گیا جس میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے ۱۶۰ طالب علم سوار تھے۔ حملہ آور خنجروں، ہاکیوں، تلواروں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ اس حملہ میں ۳۰ طالب علم شدید زخمی ہو گئے۔

۳۰ر مئی

ربوہ کے المناک حادثہ کے بعد ملک بھر میں غیظ و غضب کی آگ بھڑک اٹھی۔ ملک کے بڑے بڑے شہروں میں غضبناک احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ حکومت پنجاب نے اس حادثہ کی تحقیقات کے لئے ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس کے۔ ایم۔ اے صمدانی کو تحقیقاتی افسر مقرر کر دیا۔ ملزموں کی گرفتاری کے لئے پولیس نے ربوہ میں کئی بار چھاپے مارے۔ سٹیشن ماسٹر ربوہ سمیت ۷۱ افراد گرفتار کر لئے گئے۔ پنجاب اسمبلی میں ربوہ کے حادثہ پر بحث کے دوران حزب اختلاف کے قائد علامہ رحمت اللہ ارشد اور دوسرے ارکان نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے اور انہیں تمام کلیدی آسامیوں سے الگ کر کے اور ربوہ کے واقعہ کی جلد از جلد تحقیقات کرا کے ذمہ دار افراد کو سخت ترین سزا دے۔ سرگودھا، لائلپور، چک جھمرہ، جڑانوالہ، رحیم یار خان، جھنگ، منڈی بہاؤ الدین، کمالیہ، ساہیوال، چنیوٹ اور بیشتر دوسرے شہروں میں احتجاجی جلوس نکالے گئے۔

۳۱ر مئی

لائلپور میں سانحہ ربوہ کے خلاف احتجاجی مظاہروں کے دوران ایک قادیانی نے مسلمانوں کے جلوس پر فائرنگ کی۔ جس سے ایک شخص ہلاک اور دو زخمی ہو گئے اور سرکاری پریس نوٹ کے مطابق ۳۵۵ کو غیر قانونی سرگرمیوں کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا مفتی محمود نے ایک بیان میں حکومت کو خبردار کیا کہ اگر قادیانیوں کی اس حرکت کا فوری نوٹس نہ لیا گیا تو ربوہ کی بھڑکائی ہوئی یہ آگ پورے ملک کو لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ آپ نے کہا قادیانی ملک میں خانہ جنگی کے لئے فضا ہموار کر رہے ہیں۔ قومی اسمبلی میں چوہدری ظہور الٰہی نے تحریک التوا پیش کی۔ اس کے علاوہ ملتان، بہاولپور، شاہ کوٹ، گجرات، وزیر آباد، رحیم یار خان، بھکر، چشتیاں، حافظ والا، پسرور، قائیوال، ساہیوال، چنیوٹ، حافظ آباد، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، راولپنڈی، بہاولنگر اور دوسرے شہروں میں احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ جسٹس صمدانی پر مشتمل ایک رکنی ٹریبونل نے ربوہ کے واقعہ کی تحقیقات شروع کر دی

یکم جون

سندھ اور پنجاب کی حکومتوں نے ایک ماہ کے لئے فرقہ دارانہ مواد اور ربوہ کے واقعہ کے سلسلہ میں بیانات اور تبصروں کی اشاعت پر پابندی لگا دی سرکاری پریس نوٹ کے مطابق گوجرانوالہ، رحیم یار خاں اور ہارون آباد میں ناخوشگوار واقعات ہوئے اور بڑے شہروں میں شرپسندوں کی گرفتاریاں عمل میں آ رہی ہیں

۳ر جون

وزیر اعظم بھٹو نے قومی اسمبلی میں واقعہ ربوہ پر بحث کے دوران اعلان کیا کہ حکومت ختم نبوت پر مکمل ایمان رکھتی ہے اور ختم نبوت کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے آئینی طور پر طے کیا جا چکا ہے۔ آپ نے کہا۔ میں نے جو حلف اٹھایا تھا۔ اس میں ختم نبوت پر ایمان کا اظہار شامل تھا۔

بوریوالہ کے اسسٹنٹ کمشنر اور ڈی۔ ایس۔ پی کو بدنظمی کے سبب سبکدوش کر دیا گیا۔ صوبائی حکومت نے مرزا ناصر احمد کو شامل تفتیش کرنے کا حکم دے دیا اور سانحہ ربوہ کی تفتیش کرائمز برانچ کے سپرد کر دی گئی لاہور کی دینی و سیاسی جماعتوں کے قائدین نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور مسجد وزیر خان میں جلسہ منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا۔

۴ر جون

لاہور میں ڈی پی آر کے تحت مساجد میں بھی کسی قسم کا جلسہ منعقد کرنے پر پابندی لگا دی گئی۔ مسجد وزیر خان میں جن رہنماؤں نے جلسہ عام سے خطاب کرنا تھا ان کو پولیس نے جلسہ سے قبل گرفتار کر لیا گیا۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور کو گرفتار نہ کیا جا سکا۔ گرفتار شدگان میں مولانا عبد الستار نیازی۔ آغا شورش کاشمیری۔ چوہدری غلام جیلانی۔ ملک محمد قاسم۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر۔ حافظ عبد القادر روپڑی اور سید مظفر علی شمسی شامل ہیں۔ ان راہنماؤں کو کچھ دیر ریسٹ ہاؤس میں ٹھہرا کر رہا کر دیا گیا۔ مسجد وزیر خان کے باہر عوام کو منتشر کرنے کے لئے پولیس کو لاٹھی چارج اور آنسو گیس استعمال کرنا پڑا۔

قومی اسمبلی میں واقعہ ربوہ کے متعلق ۱۲ التوا کی سات تحریکیں مسترد کر دی گئیں اور اپوزیشن کے ارکان ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے واک آؤٹ کر گئے۔

لاہور ہائیکورٹ ایسوسی ایشن نے واقعہ ربوہ کے تحقیقاتی کمیشن کی کارروائی میں حصہ لینے کے لئے وکلاء کی ایک رابطہ کمیٹی قائم کر دی۔ جس میں محمد اسمٰعیل قریشی۔ چوہدری نذیر احمد خاں۔ چوہدری غلام باری سلیمی۔ مسٹر آفتاب فرخ اور رانا عبد الرحیم شامل ہیں

۵ر جون

پنجاب اسمبلی کے سپیکر نے علماء دین کی گرفتاریوں کے بارے میں التوا کی تحریکیں مسترد کر دیں۔ جسٹس صمدانی نے واقعہ ربوہ کی تحقیقات شروع کر دی اور چناب ایکسپریس کے لگیج گارڈ کا جزوی بیان قلمبند کیا گیا۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق بہاولپور اور مظفر گڑھ میں پولیس نے جلوسوں کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس استعمال کی۔ بعض شہروں میں ہڑتال رہی اور سرگودھا میں آتش زنی کی وارداتیں ہوئیں۔ خوشاب میں جلوس پر پولیس کی فائرنگ سے ایک شخص زخمی ہو گیا۔

۶ر جون

جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مولانا مفتی محمود نے قومی اسمبلی کے کیفے ٹیریا میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ملکی حالات پر غور کے لئے ۹ر جون کو لاہور میں علماء و مشائخ کی کانفرنس منعقد ہو گی اور اسی روز اپوزیشن جماعتوں کے سربراہوں کا اجلاس بھی ہو گا۔ آپ نے بتایا کہ گذشتہ رات حزب اختلاف کے پارلیمانی گروپ کے اجلاس میں تحریک استقلال کے ارکان بھی شریک ہوئے۔ اور کافی غور و خوض کے بعد پانچ مطالبات حکومت کو پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مطالبات مندرجہ ذیل ہیں

(۱) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے (۲) کلیدی عہدوں سے مرزائیوں کو الگ کیا جائے (۳) ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے (۴) مساجد میں ڈی پی آر کے تحت عائد کی جانے والی پابندیاں اور اخبارات پر سنسر کی پابندیاں ختم کی جائیں (۵) گرفتار شدہ مسلمانوں کو رہا کیا جائے گا۔

نوابزادہ نصر اللہ خاں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ نے ربوہ کے واقعہ کی مذمت کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا۔ خلیفہ ربوہ مرزا ناصر نے ہائیکورٹ میں ضمانت قبل از گرفتاری کی درخواست دائر کر دی جسے سرکاری وکیل کی وضاحت کے بعد غیر مؤثر قرار دے دیا گیا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

مادیت کے صحرا میں نخلستان کی تلاش

باغ ضلع پونچھ میں طلباء کا عظیم الشان کنونشن اور ایمان پرور مظاہرہ

رپورٹ: ——— راجہ عبدالواحد خان گورنمنٹ ڈگری کالج باغ

ڈیڑھ ماہ قبل کی بات ہے کہ یہ مژدۂ جانفزا سنائی دیا گیا کہ مفکر اسلام قائد اسلامی انقلاب جناب حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ۲۶، ۲۷ مئی کو جمعیۃ طلباء اسلام جموں و کشمیر کے تاریخی باغ کنونشن میں شرکت فرما کر مسلمانان آزاد کشمیر کو اپنی ملاقات و دید کی سعادت بخش رہے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب کے آنے کی خبر کشمیر کی حسین و جمیل فلک بوس پہاڑیوں میں آگ کی طرح تمام اطراف میں پھیل گئی۔ اس مژدۂ خوش کن کے سننے کے بعد جو تاثرات مشاہدہ کئے گئے۔ ان کا احاطہ کرنا ناممکن ہے اور یہ کشمیر کی تاریخ میں منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔ حق پرستوں کی مسرت و خوشی کے ساتھ ساتھ یہ خبر مفاد پرستوں کے اذہان پر بجلی کی طرح گری۔ چونکہ اب وہ وقت آچکا تھا کہ ان کی مبالغہ آرائیاں خودکشی کریں۔ چنانچہ انہوں نے بوکھلاہٹ کا آغاز شروع کر دیا طرح طرح کے پروپیگنڈوں کے بت اختراع کئے۔ اور بہتان سازی کا بازار گرم کر دیا۔ کبھی کانگرسی کہتے، کبھی دشمن اسلام کہہ کر جناب مفتی صاحب کی شخصیت کو داغدار بنانے کے ناکام منصوبے تیار کرتے لیکن بے سود۔ پھر اس قسم کی ناکام کوششیں کے بعد انہوں نے سوچا کہ بات بننے کی بجائے بگڑتی جا رہی ہے تو فوراً اپنی حکمت عملی ترک کرنے کا منصوبہ زیر بحث لایا گیا۔ آخر کار اپنی حکمت عملی کے خطوط تبدیل کر دیئے۔ اب ہر طرف یہ چرچا کرنا شروع کیا کہ مفتی صاحب کی آمد یقینی نہیں صرف متوقع ہے۔

الغرض مفتی صاحب کی آمد کی خبر نے اہل کشمیر کو جو جمود کو توڑ دیا۔ ہر طرف بحث و تمحیص کا بازار گرم تھا۔ کسان کھیتوں میں دکاندار بازاروں میں قریہ قریہ بستی بستی ہر چوک پر ہر سڑک پر اٹھتے بیٹھتے جناب مفتی محمود صاحب کی سیاست کے رموز و اسرار پر بحث کر رہے تھے جس طرح اسلامی سربراہی کانفرنس کے موقع پر مسلمانان پاکستان کے سوچ و فکر کے خطوط تبدیل ہو چکے تھے۔ اسی طرح اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے وہ بھی اسی قسم کے خیالات کی موجیں جوش مار رہی تھیں

علماء حق اور جنگ آزادی

قارئین محسوس کرینگے کہ ایسا کیوں تھا؟ تو اطمینان قلب کے لئے کشمیر کی تاریخ پر نظر رکھنی چاہیئے۔ آزادی کشمیر میں جو کردار ڈوگرہ سامراج کے خلاف علماء کرام نے ادا کیا ہے۔ وہ ہمیں ہمیشہ یاد رہے گا۔ لوگوں نے علماء حق کو اپنے شانہ بشانہ لڑتے ہوئے دیکھا تھا۔

اس طرح جوں جوں وقت قریب آتا جاتا خوشی و مسرت کے اثرات مزید گہرے ہوتے جاتے۔ چہرے خوش و خرم دکھائی دے رہے تھے۔ طلبہ حضرات مسلسل باغ پہنچ رہے تھے۔ جوں جوں وقت قریب آرہا تھا۔ یہ فرشتہ سیرت انسان برابر سرزمین باغ میں پہنچ رہے تھے۔ جب چند دن باقی رہ گئے تو علماء کرام نے بھی پہنچنا شروع کیا۔ جمعہ تک آزاد کشمیر کے سب علماء کرام پہنچ چکے تھے اور ہفتہ سے پاکستان کے علماء کی آمد بھی جاری تھی۔ باغ کی گلیاں ان سفید پوشاک برگزیدہ افراد سے چمک رہی تھی۔ اس طرح ۲۶ مئی آگئی۔ چونکہ کنونشن دو دن کا تھا۔ اس لئے سٹیج پہلے دن ہی مکمل کر لیا گیا تھا

کنونشن کا آغاز

۲۶ مئی تقریباً دس بجے کنونشن کی باقاعدہ کاروائی کا اعلان ہوا۔ جلسہ کی صدارت حضرت مولانا ثناء اللہ شاہ صاحب خطیب جامع مسجد باغ فرما رہے تھے اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب امین الحق انجام دے رہے تھے۔ قاری محمد طاسین صاحب نے تلاوت کلام مجید سے کاروائی کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے صاحبزادہ سیف الرحمٰن نے خطاب کیا۔ آپ کا موضوع "اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے" تھا۔ آپ نے کہا کہ آج کل لوگ اسلام کو چند مٹھی بھر رسموں کا مجموعہ خیال کر رہے ہیں۔ حالانکہ اسلام ایک کامل نظام حکومت ہے اسلام ایک کامل و مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جو زندگی کے تمام شعبوں میں مکمل راہنمائی کرتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس نظام کے نفاذ کے لئے سرگرم عمل ہو جائیں۔ اور کسی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ ان کے بعد جناب مسٹر فدا حسین خان فدا صدر سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ ڈگری کالج باغ نے خطاب کیا۔ ان کا موضوع تقریر "طلباء اپنی تاریخ کو پھر اپنے خون سے دہرائیں گے" آپ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دین اسلام کے کارناموں کو اپنے سامنے رکھ کر ہمیں اسلامی انقلاب کی فضا ہموار کرنی چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ مجاہدین نے اپنے خون مقدس سے شجر اسلام کی آبیاری کی ہے۔ یہ خون آج پھر ہمیں میدان عمل میں کودنے کی دعوت دے رہا ہے۔ ہم اسلاف کے نقش قدم پر چل کر ہی کامیاب ہو سکتے ہیں۔

تہذیب نو کے خلاف جہاد

آپ نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ موجودہ تہذیب کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور حق و صداقت کی بالادستی قائم کر دیں۔ آپ نے اس عزم کا اظہار کیا کہ موجودہ تہذیب کی خودکشی تک ہمارا کام جاری و ساری رہیگا لیکن اس مقدس مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے علماء حق کی راہنمائی ہمارے لئے چراغ راہ کا کام دے گی

ان کے بعد ڈگری کالج باغ کے انور ضیا صاحب نے جو اب جموں و کشمیر جمعیۃ طلباء اسلام کے مرکزی نائب صدر بھی منتخب ہو چکے ہیں خطاب کیا۔ آپ نے کہا۔ آج کا دن ہمارے لئے انتہائی مسرت کا دن ہے یہ دن ریاست جموں و کشمیر کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ دراصل تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔ آپ کے تمتماتے ہوئے چہرے اس بات کی روشن دلیل ہیں کہ آپ کے سینوں میں وہ جذبہ جو تاریخ کے ہر دور میں تابناک رہا ہے موجزن ہے۔

نئی نسل کا تجسس

برادران گرامی! یہ دور نہایت ہی پُرخطر ہے۔ نئی نسل مادیت کے صحرا میں کسی نخلستان کی تلاش میں ہے مغرب کے سوشلسٹ اور ملحد خونخوار بھیڑیوں نے نئی نسل کے معصوم ذہنوں کو ہر طرح سے مفلوج کر ڈالا ہے۔

آخر میں انہوں نے طلباء سے اپیل کی کہ وہ اسلام کے پرچم تلے جمع ہو کر باطل کے خلاف علم بغاوت بلند کریں۔ آپ نے طلباء پر زور دیتے ہوئے کہا کہ کشمیر کی آزادی کے لئے ہمارے اندر جذبہ جہاد پیدا ہونا چاہیئے۔

جناب قاری انور ضیا صاحب کے بعد ڈگری کالج کے ایک اور طالب علم چوہدری محمد سلیم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایک عرصہ سے ظالم سامراج نے ہمیں تقسیم کر دیا تھا۔ ہم دو گروہوں میں تقسیم تھے

اس تقسیم کی وجہ سے ہم اسلامی انقلاب نہ لا سکے لیکن آج ہم نے اس اسٹیج پر اکٹھے ہو کر فرنگی کے منہ پر ایک زبردست تھپیڑ رسید کیا ہے۔ ان کے بعد انور راجہ نے خطاب کیا اور اسلامی آئین کے نفاذ پر زور دیا۔

ان کے بعد حضرت مولانا رئیس خان صاحب نے خطاب کیا۔ انہوں نے بھی انگریز کی اس چال سے باخبر کیا۔ آپ نے کہا کہ خدا کے فضل و کرم سے آپ طلبا میں کوئی امتیاز باقی نہیں رہا ہے۔ ایک دوسرے کے قریب آنے سے شک و شبہات ختم ہو چکے ہیں اور ایک دوسرے کے ذہن مل چکے ہیں۔

آزاد حکومت سے مطالبہ

آپ نے امید ظاہر کی کہ مستقبل قریب میں ایک اسلامی معاشرہ کا قیام عمل میں آ جائے گا۔ آخر میں انہوں نے سردار عبدالقیوم صاحب سے پر زور الفاظ میں مطالبہ کیا کہ وہ ریاست میں جلد از جلد اسلامی آئین کا نفاذ کریں اور جو قرارداد مرزائیوں کے متعلق منظور کی گئی تھی اس کا عملی طور پر نفاذ کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ آپ کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کی جا رہی ہیں تو کرسی کو ٹھوکر مار کر باہر کیوں نہیں آ جاتے۔ قوم آپ کا خیر مقدم کرے گی اور ہم آپ کی ہر طرح سے مدد کرنے کو تیار رہیں۔

آپ کے بعد حضرت مولانا فیروز خان صاحب نے خطاب کیا۔ آپ کا موضوع تقریر بھی یہی تھا کہ "اسلام ایک مکمل نظام زندگی ہے"۔ آپ نے کہا کہ ہماری نجات و بقا صرف اسلامی آئین کے نفاذ سے ہی قائم رہ سکتی ہے۔ مثال دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ مشرقی پاکستان ہماری غفلت کی وجہ سے ہم سے جدا ہو گیا۔ اب ملک کے مزید حصے بخرے کیے جا رہے ہیں۔ پاکستان کی سالمیت کی ضمانت صرف اسلامی آئین کا نفاذ ہی دے سکتا ہے۔ اس طرح جلسہ کا اختتام دعا خیر سے کیا گیا۔

قائد جمعیۃ کی آمد

مفتی اعظم نے پروگرام کے مطابق ۲۶ مئی کو نعمان پورہ پہنچنا تھا۔ چنانچہ ان کے استقبال کے لیے عوام کا جم غفیر پورا دن نعمان پورہ مدرسہ کے سامنے جمع رہا۔ لیکن چار بجے کے قریب مایوسی کے بادل چھا گئے۔ بیشتر لوگ انتظار کرتے کرتے واپس جانے لگے۔ عجیب اتفاق ہے کہ موسم کی خرابی کے پیش نظر ٹیلیفون کا سلسلہ پورے دو دن تک بند رہا۔ پورے پانچ بجے کا وقت تھا کہ ہجوم یاس میں مفتی صاحب کی ویگن بازار سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر نمودار ہوئی۔ گاڑی قریب آئی تو لوگوں نے اپنے محبوب روحانی قائد کو دیکھتے ہی جوش مسرت سے نعرہ تکبیر بلند کیا۔ مفتی اعظم زندہ باد! مفکر اسلام زندہ باد! قائد اسلامی انقلاب زندہ باد! ہمارے روحانی قائد زندہ باد! کے فلک شگاف نعروں سے نعمان پورہ کا سارا بازار گونج اٹھا۔ ویگن کو مدرسہ قاسم العلوم نعمان پورہ کے قریب روکا گیا۔ جہاں مہمان خصوصی نے رات کو قیام کرنا تھا۔ گاڑی سے اترنے کے ساتھ ہی ہار پہنانے والوں کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ ہر آدمی یہ سوچتا تھا کہ سب سے پہلے میں ہی ہار پہناؤں۔ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے اور مصافحہ کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کو دھکیلا جا رہا تھا۔

نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ مؤذن نے اذان دی۔ حضرت مفتی صاحب نے نماز پڑھ لی۔ نماز کے بعد ابھی چند لمحات بھی آرام نہ فرمایا تھا کہ ملاقاتیوں کا ہجوم ہو گیا۔ سوالات و جوابات کی یہ محفل مغرب کی نماز تک جاری رہی۔ نماز کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور تقریباً رات کے بارہ بجے تک محفل جمی رہی۔ بڑی مشکل سے دو تین گھنٹے آرام کا وقت ملا۔ پھر صبح ہو گئی تو ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر کچھ آرام کرنے کے بعد تقریباً ۹ بجے باغ کے لئے روانہ ہو گئے۔

باغ میں شاندار خیر مقدم

روانگی کی خبر فوراً باغ میں پہنچ گئی۔ اطلاع ملتے ہی باغ کا بازار نعروں سے گونج اٹھا۔ لوگ جلسہ گاہ سے تقریباً دو فرلانگ کے فاصلہ پر جمع تھے۔ اتنے میں حضرت مفتی صاحب کی ویگن پہنچ گئی۔ مفتی اعظم زندہ باد۔ مفکر اسلام زندہ باد۔ مولانا زاہد الراشدی زندہ باد۔ مطلوب علی زیدی زندہ باد۔ ہمارے محبوب قائد زندہ باد! سے باغ کی فضا گونج رہی تھی۔ نعروں کے جوش و خروش میں ایک جلوس کی شکل میں جناب مفتی صاحب کو جلسہ گاہ تک لایا گیا۔ اہل عقل و دانش کا کہنا ہے کہ اس قسم کے جلوس ڈوگرہ راج کے خلاف منظم و بلند ہوتے تھے اور ان کی قیادت یہاں کے علماء کرام کرتے تھے۔ ان جلوسوں کا یہ نتیجہ نکلا کہ ڈوگرہ کو یہاں سے بوریا بستر سمیٹنا پڑا۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہ جلوس ڈوگرہ کے پیدا کیے ہوئے ذہن کے خلاف تھا اور اس ذہن کو یہاں سے اب بوریا بستر سمیٹنا پڑے گا تو یہ بیجا نہ ہوگا۔ مفتی صاحب کو ایک الگ بیٹھک میں لے جایا گیا تاکہ دانشوروں سے ملاقات کر سکیں۔ مفتی صاحب کے تشریف رکھتے ہی کمرہ طلباء، علماء، پروفیسر، وکلاء اور سیاسی زعماء سے کھچا کھچ بھر گیا۔ سوالات و جوابات کا یہ سلسلہ تین گھنٹے تک جاری رہا۔

جلسہ شروع ہو چکا تھا، جس کی صدارت آزاد کشمیر کے مشہور عالم دین مولانا محمد یوسف صاحب امیر جمعیۃ علماء آزاد کشمیر فرما رہے تھے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محمد اسمٰعیل صاحب فاروقی ادا کر رہے تھے۔ تلاوت قاری محمد یاسین صاحب نے کی۔ ان کے بعد پھر قاری محمد یعقوب صاحب نے تلاوت کی۔ تلاوت کے بعد شاعر انقلاب مرزا غلام نبی جانباز کا اعلان ہوا کہ وہ ایک نظم پڑھیں۔ جب شاعر انقلاب سٹیج پر کھڑے ہوئے اور ان کی نگاہ فلک بوس پہاڑوں پر پڑی تو فوراً انہیں تاریخ کشمیر یاد آ گئی۔ آپ نے کہا کہ کشمیر کا ہر ایک ذرہ ذرہ غازیوں و شہداء کے خون سے رنگین ہے۔ شہداء نے اپنے مقدس خون سے ان پہاڑوں کو لالہ زار بنایا ہے۔

تاریخ یا افسانہ؟

آپ نے کہا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ۱۹۳۱ء کی ایک تاریک رات جبکہ کوہالہ کا پل بند تھا۔ ہر طرف سے ناکہ بندی تھی۔ مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تو میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا۔ جنہوں نے رات کے بارہ بجے رسوں سے دریا عبور کیا تھا اور کشمیر میں داخل ہو کر مسلمانوں کی مدد کی تھی۔ آپ نے افسوس کا اظہار کیا کہ آج تک تاریخ کشمیر پر جتنی کتابیں موجود ہیں۔ ان میں کہیں اس معرکہ جہاد کا نام نہیں آتا۔ آپ نے مورخین سے گذارش کی کہ وہ جب کبھی تاریخ کشمیر لکھیں تو اس معرکہ جہاد کا ضرور تذکرہ کریں۔ کوئی بھی تاریخ کی کتاب اس معرکہ جہاد کے لکھے بغیر مکمل ہو گی تو وہ افسانہ بن جائے گی۔ اس تمہید کے بعد آپ نے ایک نظم پڑھی۔

ذہنی غلامی کی لعنت

شاعر انقلاب کے بعد حافظ محمد نفیس طاہر سیکرٹری اطلاعات جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب نے خطاب کیا جو گورنمنٹ کالج لاہور سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم ابھی تک مکمل طور پر آزاد نہیں ہیں، ذہنی طور پر غلام ہیں۔ لارڈ میکالے نے ہمیں ایسا نظام تعلیم دیا جس سے ہم افراط و تفریط کا شکار ہو گئے۔ ہم دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک طرف وہ طلباء جو مدارس عربیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور دوسری طرف وہ جو کالج سے تعلق رکھتے ہیں ایک عرصہ سے ان دو گروہوں کے درمیان شک و شبہات رہے۔ لیکن اب ہم نے جمعیۃ طلباء اسلام قائم کر کے اس بت کو پاش پاش کر دیا ہے۔ ہمیں اسلامی انقلاب کی جدوجہد اب تیز تر کر دینا ہو گی۔

اسلامی انقلاب

ان کے بعد سید مطلوب علی زیدی جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان سٹیج پر تشریف لائے۔ آپ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ ہم اسلامی انقلاب لائیں۔ صحیح معنوں میں اسلامی انقلاب اس وقت ہی لایا جا سکتا ہے جبکہ طاقت علماء کرام کے ہاتھوں میں دی جائے۔ جب تک ہم حکومت کی مشینری میں اسلامی ذہن کے آدمیوں کو نہیں بھیجتے، اس وقت تک اسلامی انقلاب کا آنا ناممکن ہے۔ آپ نے کہا کہ اسلام کا ایک نظام زندگی کی حیثیت سے ہمیں مطالعہ کرنا ہو گا۔ ہمیں متحد ہو کر جدوجہد کرنی چاہیے۔ ان کے بعد حق نواز آزاد نے

خطاب کیا۔ آپ نے کشمیری طلباء پر زور دیا کہ ابھی تک ہمارے بھائی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں ہمیں ان کی آزادی کے لئے کمربستہ ہو جانا چاہیئے اور جہاد کرنا چاہیئے۔

علماء حق کی قربانیاں

حق نواز آزاد کے بعد جناب مولانا زاہد الراشدی صاحب سٹیج پر آئے۔ آپ کا موضوع تقریر "علماء کرام کا روشن و تابناک ماضی" تھا۔ آپ نے جنگ آزادی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آزادیٔ ہند کے سلسلے میں جو قربانیاں علماء حق نے دی ہیں وہ سب سے زیادہ ہیں مسلمانان برصغیر کو اگر آزادی و عافیت کا سانس لینے کی جگہ لیکر دی ہے تو وہ یہی علماء کرام ہیں۔ آپ نے کہا کہ علماء کرام نے اپنے خون سے ہندوستان کے ہر ایک چپے چپے کو لالہ زار بنایا تھا۔ آپ نے طلباء پر زور دیا کہ وہ تاریخ کا ضرور مطالعہ کریں۔ کیونکہ جو قومیں اپنے اسلاف کے کارناموں کو بھول جاتی ہیں وہ دنیا سے مٹ جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم فخر سے کہتے ہیں کہ ہندوستان کی آزادی کا سہرا علماء کرام کے سر ہے جب علماء کرام میدان جہاد میں اپنے خون کا عطیہ پیش کر رہے تھے تو بعض لوگ انگریزوں سے جائدادیں حاصل کرتے اور ہمارے خون سے کھیلتے تھے اور دن رات نواب بننے کے چکروں میں رہتے تھے لیکن علماء کرام یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ جب تک انگریز یہاں سے بوریا بستر نہیں لپیٹتا، اس وقت تک ہمارا جہاد جاری رہے گا۔ چنانچہ ایک وقت ایسا آیا کہ انگریز کو یہاں سے کوچ کرنا پڑا۔

آخر میں آپ نے کہا کہ فرنگی انگریز نے ایسا نظام تعلیم دیا، جس سے مسلمان طلباء کے ذہن مفلوج ہو گئے۔ فرنگی سامراج نے ہمیں دو گروہوں میں بانٹ دیا ایک عرصہ تک ہم باہم دست و گریباں رہے۔ لیکن اب خدا کے فضل و کرم سے جمعیۃ طلباء اسلام کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ ان دونوں طبقوں کے درمیان منافرت کے بیج کو اکھاڑا جا سکے ان کے بعد لوگوں کے اصرار پر شاعر انقلاب مرزا جانباز نے ایک اور نظم پیش کی۔ خدا خدا کر کے انتظار کی گھڑیاں پوری ہوئیں۔ اب اعلان ہوا کہ مفتی اعظم جناب مفتی محمود صاحب خطاب فرمائیں گے مفتی اعظم سٹیج پر تشریف لائے تو حاضرین نے پرجوش نعروں سے آپ کا خیر مقدم کیا۔ اس کے بعد مجلس استقبالیہ کے صدر ضیاء الرحمٰن چوہدری نے آپ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ اور پھر مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی مدظلہ نے مفصل خطاب فرمایا۔ آپ کے ارشادات کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

اہل کشمیر کو مبارکباد

سب سے پہلے میں آزاد کشمیر کے آزاد بھائیوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے اپنی طاقت اور بندوق کے ذریعے اپنی آزادی کو قائم رکھا۔ پاکستان کے لوگوں نے اگر آزادی حاصل کی ہے تو ووٹ کے ذریعے سے لیکن آپ نے اپنی آزادی کو ووٹ سے حاصل نہیں کیا بلکہ آپ نے قربانی دی ہے۔ بندوق استعمال کی۔ کاش کہ آپ کو ووٹ کا حق دیا جاتا۔ کشمیر کا وہ حصہ جو ہندوستان کے قبضے میں ہے ووٹ کے ذریعے سے آپ کے ساتھ مل کر مضبوط کشمیر بن جاتا۔ کشمیر کی آزادی کا مسئلہ آپ ہی کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ تو بین الاقوامی مسئلہ ہے اقوام متحدہ نے حق خود ارادیت دے کر یہ مان لیا ہے کہ کشمیریوں نے مل کر اپنے اختیار سے اس کا فیصلہ کرنا ہے۔ اخلاقی طور پر یہ حق آپ کو دنیا نے دیا ہے۔ آپ نے اگر اور استقامت کا ثبوت دیا تو پھر ایک دن ضرور آئے گا کہ پورا کشمیر متفق ہو کر کشمیریوں کے مستقبل کے بارے میں متفقہ طور پر فیصلہ کرے گا۔

دلفریب نعرہ

پاکستان کے وزیر اعظم نے کشمیر میں آکر جو عوام کو نعرہ دیا اور کہا کہ آزاد کشمیر کو صوبائی اسمبلی دیں گے قومی اسمبلی میں سیٹوں کا دلفریب چکمہ دیا۔ یہ تمام باتیں آپ سے کہی گئیں۔ مگر آپ کو یاد ہوگا کہ جب یہ نعرہ لگا تو اس کی گونج ہمارے کانوں تک پہنچی۔ میں نے اسی دن بیان دیا تھا کہ کشمیر کی موجودہ کنٹرول لائن کو مستقل طور پر تسلیم کر کے صوبہ بنانا جیسا کہ انڈیا میں صوبہ بن گیا ہے کشمیریوں کے ساتھ غداری کے مترادف ہے۔

آزادی کا مقصد

آزادی کے حصول کے لئے چند مقاصد ہوتے ہیں۔ ہمارا مقصد آزادی کے متعلق یہ تھا کہ ہم آزادی حاصل کر کے اسلامی حکومت قائم کریں گے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سامراجی طاقتیں ایک ملک کو محکوم بنا لیتی ہیں۔ ہمارا مقصد انگریز سے آزادی حاصل کرنے کا صرف یہ تھا کہ ہمارا ملک ایسا بنے کہ مسلمان کی حیثیت سے آزادی حاصل کر کے اسلامی ریاست قائم کر سکیں اسلام کا نظام ہو، پاکستان بن جانے کے بعد ہر ایک انسان اسلامی اصولوں کے مطابق وقت گذارے مگر ۲۶ سال گذر جانے کے باوجود ہم اس بات کو نہیں اپنا سکے۔ جس کے لئے یہ ملک بنایا تھا۔ آج تک پاکستان اس منزل کی طرف نہیں بڑھا۔ جس کا یقین آزادی سے قبل تھا

کشمیری ہمارے بھائی ہیں

آج ہم دستور کے مطابق آزاد کشمیر اور پاکستان کے عوام ایک ملک کے باشندے نہیں۔ مگر یہ آئین و دستور مذہب کے رشتوں میں حائل نہیں ہو سکتا مسلمان بھائی بھائی ہیں اور آپ کی ہر قسم کی مشکلات میں آپ کا ساتھ دینا ہمارا فرض ہے۔ یہ بھی ہم پر فرض ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر کے پاکستان میں اسلامی آئین کا نفاذ عمل میں لائیں۔ یہ امر لازم ہے۔ ہم نے اللہ سے عہد کیا ہوا ہے کہ ہم آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔ جب تک مکمل اسلامی قانون نافذ نہیں کیا جاتا۔ ہماری جنگ اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک ہمارا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ ہماری جنگ اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک سوشلزم کمیونزم کے فتنے مٹ نہیں جاتے۔

نیا پاکستان

بھائیو! آپ کے سامنے پاکستان کا سارا نقشہ ہے آپ اخبارات پڑھتے ہیں، ریڈیو سنتے ہیں۔ آپ پاکستان کے حالات سے اچھی طرح واقف ہیں۔ پاکستان کے آج کل کے حالات انتہائی خطرناک ہیں۔ ہم آپ کے اس تعاون کے طالب ہیں کہ آپ پاکستان کی حفاظت وسالمیت کی خاطر ہمارا ساتھ دیں۔ ریڈیو اور اخبارات سے ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ پاکستان انتہائی مضبوط ہے۔ مگر ہم مطمئن نہیں ہیں۔ پاکستان ذبح ہو چکا ہے آج وہ پاکستان جو ۱۹۴۷ء میں تھا۔ جو پاکستان قائد اعظم کا پاکستان تھا باقی نہیں رہا۔ ۱۲ کروڑ انسانوں کا عظیم ملک آج ۶ کروڑ مسلمانوں کا پاکستان ہے۔ یہ قائد اعظم کا پاکستان نہیں، یہ چھوٹا اور نیا پاکستان ہے۔ جب ہم دیکھ چکے کہ پاکستان دو حصوں میں بٹ چکا ہے۔ پھر بھی کہا جاتا ہے کہ پاکستان مضبوط ہے۔ پاکستان کے قتل کرنے والی طاقت، پاکستان کو دو حصوں میں تقسیم کرنے والی طاقت کیا ختم ہو چکی ہے؟ پاکستان کے قتل کے جرم عظیم میں کس پر مقدمہ چلایا گیا؟ کس کو پھانسی دی گئی؟ معلوم ہوا وہ طاقت زندہ ہے۔ وہ ابھی موجود ہے۔ کیا وہ پاکستان دوبارہ موجودہ بچے کھچے پاکستان کو قتل نہیں کرے گی؟ وہ طاقت ابھی تک زندہ ہے اور پاکستان میں موجود ہے اس لئے میں تم سے اور پاکستانیوں کو کہتا ہوں کہ ہم نے اس طاقت کا سر قلم کرنا ہے۔ ہم حکومت سے کہتے ہیں کہ قاتل کون ہے؟ ہم سمجھتے ہیں کہ یحییٰ خاں پر مقدمہ چلایا جائے تو نہیں چلایا جاتا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر پاکستان میں قانون کی حکمرانی ہوتی۔ تو آج بہت سے آدمی پاکستان کے قتل کے جرم میں پھانسی پر لٹک جاتے۔

پاکستان کے خلاف سازش

میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس چھوٹے پاکستان میں وہی کچھ ہو رہا ہے جو مشرقی پاکستان میں ہو رہا تھا۔ بلوچستان میں وہی کچھ ہو رہا ہے۔ جو علیحدگی سے قبل مشرقی پاکستان میں ہو رہا تھا۔ ان ہی حالات میں وہ ہم سے گیا۔

بلوچستان کا مسئلہ

بلوچستان میں اکثریتی پارٹیوں نے مل کر حکومت بنائی ان کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کے لیئے سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ ممبروں کے ضمیر کو خریدا گیا۔ کچھ بکے اور جو بک نہ سکے۔ جن کا ایمان مضبوط تھا۔ انہوں نے صاف جواب دے دیا تو انہیں جیل میں ڈال دیا گیا۔ ہمارے ممبروں کے خلاف مقدمات چلائے گئے۔ نوابزادہ شیر علی خاں جو صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں ان پر قتل کی معاونت کا الزام لگا کر قید کر لیا۔ ۲۸ برس سزائے قید اور ۱۹ ہزار روپے جرمانہ کی سزا کس نے دی۔ ایک مقامی جرگے نے ... تحصیلدار نے دی۔ ضمنی انتخابات کا اعلان کیا گیا۔ ہم نے فیصلہ کیا کہ انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے ہائیکورٹ میں مقدمہ پیش کیا۔ ہائیکورٹ نے فیصلہ حکومت کے خلاف دے دیا۔ اب ان کی نشست برقرار ہے اور وہ اسمبلی کے باقاعدہ ممبر ہیں۔ ان کے خلاف ہمارے دو اور ممبر اسمبلی ایسے ہیں جن کے خلاف مقدمہ چلا کر قید کر دیا گیا۔ تحصیلدار نے انہیں ۱۷ ماہ کی قید کی سزا دی ہے اور دوسرے کو پانچ سال کی سزا دی گئی ہے ضمنی انتخابات ہو چکے ہیں اور پیپلز پارٹی کے نمائندے بلا مقابلہ جیت چکے ہیں۔ ہم نے ان کا کیس بھی ہائیکورٹ میں پیش کیا ہے۔ جب حکومت نے دیکھا کہ ہائیکورٹ ہمارے خلاف فیصلہ دے دیتا ہے اور اس طرح ہمارے منصوبے تکمیل تک نہیں پہنچتے تو حکومت نے قتل کروانا شروع کر دیا تاکہ کوئی نشست کا اہل ہی نہ رہے۔ عبدالصمد خاں اچکزئی کا قتل بھی اس کی روشن مثال ہے۔ دوستو! مولانا شمس الدینؒ کے قتل کا آپ کو علم ہوگا۔ ان کے قتل کے بعد وزیر اعظم صاحب نے بیان دیا کہ مولانا شمس الدینؒ کا قتل ذاتی ہے سیاسی نہیں۔ میں نے اس کی تردید کی تھی اور بیان دیا تھا کہ شمس الدینؒ کا قتل سیاسی ہے۔ وہاں کے وزیر اعلیٰ جام لسبیلہ نے بھی تسلیم کیا کہ قتل سیاسی ہے ذاتی نہیں۔ وہاں کے ڈی۔ سی نے یہ تسلیم کر لیا کہ یہ قتل سیاسی ہے ذاتی نہیں۔ ایجنٹ جو تحقیقات میں قاتل ثابت ہو چکا ہے وہ ٹھیک ٹھاک گھر بیٹھا ہوا ہے۔

کشمیر سازشوں کا شکار

دوستو! کشمیر بھی سامراجی طاقتوں کا شکار رہے آزادی کی قیمت بہت زیادہ ہے۔ ہم نے آزادی کی خاطر بہت قربانیاں دی ہیں۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ ہم ۲۶ سال آزادی کی نعمتوں سے محروم ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ پہلے ہم انگریزوں کے غلام تھے۔ اب کالے انگریزوں کے غلام بن چکے ہیں۔ اس قسم کی باتیں لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں۔ آپ کے کشمیر کی بقا یا پاکستان کی بقا کی ضمانت صرف اسلامی آئین کا نفاذ ہی دے سکتا ہے۔ یہاں پر اسلام کے نظام کی حدود و قصاص نافذ ہوں۔ برائیوں کا قلع قمع کیا جائے۔ اگر آپ کے باغ میں صرف ایک زانی کو سنگسار کیا جائے۔ پھر دوسری بار اگر یہ گناہ ہو تو مجھے آپ گولی ماردیں۔ اسی طرح اگر ایک چور کا ہاتھ کاٹ کر لٹکا دیا جائے تو چوری کا نام و نشان ختم ہو سکتا ہے۔ اگر آپ ایسا نظام قائم کریں گے تو مقبوضہ کشمیر کے تمام لوگ آپ کی مرضی اور خواہش کے مطابق ان کو ووٹ دیں گے۔ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو مقبوضہ کشمیر کے لوگ آپ کے حق میں ہرگز ووٹ نہیں دینگے۔ کشمیر کو اگر آزاد کیا جا سکتا ہے تو صرف اسلام کے نام پر میں کہتا ہوں کہ پاکستان کی بنیاد اسلام پر تھی۔ وعدہ کیا گیا تھا کہ اسلام کا نظام آئے گا۔ لا الٰہ کی حکومت ہوگی۔ ۲۶ سال تک یہاں کچھ بھی نہ ہوا بلکہ پاکستان ٹکڑے ہو گیا۔ مشرقی پاکستان ہم سے کٹ گیا۔ مشرقی پاکستان کی ہر چیز ہم سے علیحدہ ہے۔ ۲۶ سال تک رشتہ اسلام نے ہمیں جوڑے رکھا۔ جب انہوں نے دیکھ لیا کہ یہاں کوئی اسلام نہیں ہے تو پھر وہ آپ کے ساتھ کس طرح چلتے۔ نہ آب و ہوا ایک ہے نہ غذا ایک ہے نہ رنگ ایک ہے۔ تو پھر کیسے آپ کے ساتھ رہتے۔ صرف انڈیا کو گالیاں دینے کی بنیاد پر انڈیا سے نفرت کی بنیاد پر پاکستان قائم نہیں رہ سکتا۔ آپ عملی طور پر اسلام نافذ کرکے مشرقی پاکستان کے لوگوں کی بددلی کو دور کردیں۔ پھر آپ انڈیا سے دوستی کریں تو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ پاکستان اگر اب بھی قائم رہ سکتا ہے تو صرف اسلام ہی اس کو بچا سکتا ہے۔ اور کشمیر میں بھی اسلامی قانون نافذ کیا جائے باغ والوں نے مجھے باتیں بتائیں۔ اسلامی آئین کے نفاذ کی کوششیں کریں۔ لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اسلامی آئین کے نفاذ کی جدوجہد جاری رکھیں۔

بقیہ ——— ربوہ کا چیلنج

۷ رجون

وزیر اعلیٰ پنجاب حنیف رامے نے صوبائی اسمبلی کی عمارت میں ۳۰۰ علماء کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ختم نبوت پر عوام سے مکمل اتفاق رکھتے ہوئے بھی لاقانونیت برداشت نہیں کرے گی۔ علماء نے رامے صاحب پر واضح کر دیا کہ مطالبات کی منظوری تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔

قومی اسمبلی کی عمارت کے باہر آج بے شمار مظاہرین جمع ہوئے۔ لیکن پولیس نے انہیں عمارت کے قریب آنے سے روک دیا اور مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیئے لاٹھی چارج کے علاوہ آنسو گیس بھی استعمال کیا۔ حکومت کے اس رویہ پر احتجاج کرتے ہوئے اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی۔ لاہور میں نماز جمعہ کے بعد ایک جلوس نکالا گیا۔ پولیس نے ۳۳ افراد کو گرفتار کرلیا۔ جامعہ اشرفیہ، جامعہ مدنیہ اور دیگر دینی مدارس کے طلبہ نے بھی گذشتہ روز جلوس نکالا۔ پولیس نے تقریباً ڈیڑھ سو طلبہ کو گرفتار کرلیا اور کچھ دیر کے بعد انہیں چھوڑ دیا گیا۔

۸ رجون

وزیر اعلیٰ پنجاب جناب محمد حنیف رامے نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ پنجاب میں امن و امان بحال ہو جانے کے بعد اخبارات پر سنسر کی تمام پابندیاں ختم کر دی گئی ہیں اور واقعہ ربوہ کے ضمن میں گرفتار ہونے والوں کو رہا کر دیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے غیر ملکی مبصرین کو دعوت دی ہے کہ وہ پنجاب کا دورہ کرکے اپنی آنکھوں سے حالات کا جائزہ لیں۔ مسٹر رامے نے کہا کہ مولانا عبید اللہ انور کے مسجد وزیر خان تک چارپائی پر آنے کے بارے میں مولانا نے جو وضاحت جاری کی ہے وہی درست ہے۔ کیونکہ مولانا سی آئی ڈی کے کسی آدمی سے زیادہ قابل اعتنا نہیں۔ میں نے ان

پنجاب اسمبلی میں وزیر اعلیٰ کی غلط بیانی
حضرت مولانا عبید اللہ انور کی وضاحت

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب دامت برکاتہم امیر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب و صدر آل پارٹیز ختم نبوت ایکشن کمیٹی لاہور نے مندرجہ ذیل بیان اخبارات کے لیئے جاری کیا ہے:۔

آج کے اخبارات میں جناب حنیف رامے کی پنجاب اسمبلی کے ایوان کی تقریر پڑھ کر مجھے انتہائی رنج اور صدمہ ہوا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ صوبے کے مقتدر اعلیٰ نے اس انداز سے غلط بیانی کی اور ارکان اسمبلی اور ان کے ذریعہ پورے ملک میں میرے متعلق ایک خاص تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں اصل واقعات پبلک کے سامنے پیش کردیئے جائیں۔ مسجد وزیر خاں میں جلسہ منعقد کرنے کے فیصلے کا اعلان پریس کانفرنس میں کیا گیا۔ سارے شہر میں منادی کرادی گئی، اشتہارات تقسیم ہوئے اس کے بعد وقت مقررہ پر میں اپنے رفقاء کے ساتھ مسجد کے دروازے تک پیدل چل کر پہنچا۔ جیسے ہزاروں افراد اور اخباری نمائندوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اس موقع پر پولیس نے مجھے مسجد کے اندر داخل ہونے سے روکنے کی کوشش کی۔ ان حقائق کی روشنی میں عوام اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس اجتماع کے سلسلہ میں کوئی بات پردے میں نہیں رکھی گئی۔ اور کسی مرحلہ پر کوئی زیر زمین سرگرمی نہیں برتی گئی اور مسجد تک پہنچنے کے لئے کوئی سوانگ نہیں رچایا گیا۔ پھر خدا معلوم یہ چارپائی پر چار آدمیوں کے اٹھالانے والا افسانہ کس مصلحت سے تراشا گیا۔ میں اس افترا پردازی کی مذمت کرتا ہوں اور اس غلط بیانی کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا حق محفوظ رکھتا ہوں۔

راقم — احقر عبید اللہ انور

۹ رجون ۱۹۷۴ء

کاروانِ جمعیۃ منزل بہ منزل

تخریب کاروں کے ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہیں

(قائد جمعیۃ)

مینگورہ۔ جمعیۃ علماء اسلام مالاکنڈ ڈویژن کا ایک روزہ تربیتی کنونشن ۳۱ مئی کو گراسی گراؤنڈ مینگورہ میں زیر صدارت مولانا سید محمد ایوب جان امیر جمعیۃ سرحد منعقد ہوا جس میں مالاکنڈ ایجنسی ضلع دیر چترال اور سوات کے اضلاع سے ہزاروں کی تعداد میں مندوبین نے شرکت کی۔ اس کنونشن سے قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود نے خطاب کرتے ہوئے عوام پر زور دیا کہ وہ ملک میں اسلامی اقدار کے فروغ اور قانون کی بالادستی کے لئے متحد ہو کر کام کریں۔ انہوں نے کہا جمعیۃ علماء اسلام اس ملک میں اسلام کے عادلانہ نظام نافذ کرنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہے اور اس مقصد کے لئے برصغیر کے مسلمانوں نے بے مثال قربانیاں دے کر پاکستان حاصل کیا ہے۔ قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود نے ملک کو درپیش سنگین صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا اور لوگوں سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ ملک کی وحدت اور سالمیت کے لئے تخریب کاروں کے ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہیں۔ کنونشن میں مولانا ایوب جان بنوری صاحبزادہ عبدالباری اور مولانا عزیز الرحمٰن نے بھی خطاب کیا

ہمیں دینِ حق سے روگردانی کی سزا مصائب و آلام کی صورت میں مل رہی ہے

ملک میں جمہوریت کے نام سے ڈکٹیٹر شپ مسلط کر دی گئی ہے

ضلع ہزارہ میں عظیم الشان اجتماعات سے امیر مرکزیہ کا خطاب

(رپورٹ محمد یوسف عثمانی)

امیر کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم نے ضلع ہزارہ میں ایبٹ آباد، بالاکوٹ، شنکیاری، جبوڑی، بفہ، ہری پور، سکندر پور، حویلیاں اور دیگر مقامات پر عظیم الشان اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا ہے کہ موجودہ آلام و مصائب دینِ حق سے روگردانی اور اسلامی قانون سے انحراف کا نتیجہ ہیں۔ اور جب تک ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر کے صحیح معنوں میں اسلام کے نظام عدل کو نافذ نہیں کریں گے۔ ان مصائب سے نجات حاصل نہیں کر سکتے۔

آپ نے کہا اللہ تعالیٰ نے ۱۹۴۷ء میں ہمیں آزادی کی عظیم نعمت سے نوازا تھا۔ لیکن ہم نے اسلامی نظام کو نافذ نہ کر کے اس نعمت کی بے قدری کی ہے جس کی ہمیں سزا مل رہی ہے۔ اگر اب بھی اس اجتماعی غلطی کا احساس کرتے ہوئے من حیث القوم اپنی اصلاح کر لیں اور پاکستان کو مثالی اسلامی ریاست بنانے کا مقدس عہد نبھانے کے لئے پوری صدق دلی سے سرگرم عمل ہو جائیں تو خدائے غفور الرحیم ہماری سابقہ خطائیں معاف فرما دینگے اور ان دشمنوں و حاسدوں کا منہ پھیر دیں گے۔ جنہوں نے ہماری قومی آزادی اور علاقائی سلامتی کو خطرے میں ڈال رکھا ہے۔

آپ نے اعلان کیا کہ جمعیۃ ملک میں اسلامی نظام کے عملی نفاذ تک جنگ جاری رکھے گی۔ اور جمعیۃ کے کارکن اس سلسلہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

آپ نے شہید حریت مولانا سید شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس مردِ مجاہد نے اپنی جان دے دی لیکن ظلم کے سامنے سرِ تسلیم خم نہیں کیا۔ یہی ہمارے اکابر کا مشن ہے۔ ہمارے اکابر و اسلاف نے ہمیشہ ظلم کی قوتوں کا پوری جرأت سے مقابلہ کیا ہے اور ہم بھی اکابر کی جلائی ہوئی اس شمع کو اپنے خون سے روشن رکھیں گے

آپ نے موجودہ حکومت کی پالیسیوں پر کڑی نکتہ چینی کی اور فرمایا کہ اس حکومت نے جمہوریت کے نام سے بدترین ڈکٹیٹر شپ ملک پر مسلط کر رکھی ہے۔ لوگوں کے حقوق غصب کر لئے گئے ہیں بلوچستان کے عوام پر بے پناہ مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ لوگوں کو ان کے آئینی و جمہوری حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اخبارات پر پابندی عاید کر دی گئی ہے اور قانون کو بے دست و پا کر کے رکھ دیا گیا ہے۔

آپ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک میں آئین کے مطابق عوام کے جمہوری حقوق بحال کئے جائیں اور بلوچستان کی اکثریتی حکومت کو بحال کر کے فوج کو واپس بلایا جائے۔

ان اجتماعات سے مولانا فقیر محمد خاں، مولانا محمد یوسف مولانا شفیق الرحمٰن، مولانا قاضی خلیل احمد، مولانا عبدالستار خاں، مولانا قاضی محمد نواز، مولانا غلام نبی شاہ اور دیگر علماء کرام کے علاوہ الحاج سید امین گیلانی اور ان کے ہونہار فرزند سید حسان گیلانی نے بھی خطاب کیا۔ ان اجتماعات میں متعدد قراردادیں منظور کی گئیں۔ ایک قرارداد میں حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی۔ حضرت مولانا مفتی محمود اور حضرت مولانا عبیداللہ انور کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا دوسری قرارداد میں مولانا سید شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کو خالص سیاسی قتل قرار دیتے ہوئے ان کے قاتل کو جلد از جلد گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

تیسری قرارداد میں سرحد و بلوچستان میں غیر جمہوری حکومتوں کو ختم کر کے جمہوری حکومتوں کی بحالی پر زور دیا گیا۔ چوتھی قرارداد میں ہزارہ کے جنگلات کی تباہی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس کی تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔ پانچویں قرارداد میں خراب آٹا مہیا کرنے پر احتجاج کیا گیا۔ چھٹی قرارداد میں ایبٹ آباد کے انکم ٹیکس آفیسر کے عوام دشمن رویہ کی مذمت کرتے ہوئے اس کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ ساتویں قرارداد میں ملک بھر میں اشیاء صرف کی گرانی کو تشویشناک قرار دیتے ہوئے مہنگائی پر قابو پانے کا مطالبہ کیا گیا۔ آٹھویں قرارداد میں پریس پر نارروا پابندیوں پر شدید احتجاج کرتے ہوئے انہیں ختم کرنے پر زور دیا گیا۔ نویں قرارداد میں ملک

(باقی صفحہ ۱۵ کالم اول میں)

صوبہ میں تمام سیاسی اسیروں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ دسویں قرارداد میں صوبہ سرحد میں سرکاری ملازمین کی آئے دن تبادلوں پر احتجاج کیا گیا گیارھویں قرارداد میں بفہ خاکی روڈ کی فوری مرمت کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔ بارھویں قرارداد میں بفہ ہائی سکول کے اساتذہ کی روزمرہ کی تبدیلیوں کو بند کرنے اور اساتذہ و طلباء پر رحم کرنے کا مطالبہ کیا گیا

جانباز مرزا

حادثۂ ربوہ

قادیانی اہلِ ایماں کے مقابل آ گئے
کفر پھر اسلام کے ساحل سے ٹکرانے لگا

امتحاں آیا ہے پھر اولادِ ابراھیم کا
لشکرِ نمرود پھر سے آگ برسانے لگا

گولیوں کی باڑ میں اور خنجروں کی دھار پر
نعرۂ ختم نبوّت کا مزہ آنے لگا

پھر انا الحق کی صدائیں دیر میں اٹھنے لگیں
دار پر چڑھ کر کوئی پھر زندگی پانے لگا

پوچھتے ہیں آسمانوں سے نبوّت کے شہید
کیوں ہمارا خون پھر سے جوش میں آنے لگا

خاک میں مل جائے گا جھوٹی نبوّت کا غرور
ہر مسلماں پھر شہادت کی قسم کھانے لگا

آج اس دجّال کی اُمت نے پھر چھیڑا ہمیں
جس کے دجل و کفر سے ابلیس شرمانے لگا

دیکھئے ملتان کے زندہ شہیدوں کا لہو
غنچۂ شاخِ محمدؐ پر شرمانے لگا

قادیاں کی خاک ربوہ میں اڑے گی دیکھنا
خونِ ملّت وقت کا جانباز گرمانے لگا

(عارف والا سے لاہور سفر کے دوران)

طلباء کی سرگرمیاں

رپورٹ
قاضی محمد اشرف

بلوچستان اپنے عوام کیلئے کربلا بنا ہوا ہے

مولانا سعید احمد رائپوری

نظامِ خلافت کے قیام کیلئے کوشش کرنا طلباء کا اوّلین فریضہ ہے ، سیّد مطلوب زیدی

۲۲، مئی۔ کہروڑ پکا مدرسہ باب العلوم میں مولانا رائپوری سرپرست جمعیت طلباء اسلام نے طلباء کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا ملک دنیا میں جہنم بنا ہوا ہے۔ حالانکہ اسلام فلاح دارین کی ضمانت دیتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے اسلام پر عمل پیرا ہونے میں کوتاہی کی ہے۔ اگر ہم اسلام کے تقاضوں کو پورا کرتے تو آج ہمیں یہ وقت نہ دیکھنا پڑتا۔ کہ مسلمان مسلمان کے جان و مال کا دشمن نظر آتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اسلام صرف ارکان خمسہ کا نام نہیں ہے۔ بلکہ ظلم کے خلاف علم بغاوت بلند کرنا اسلام کا اہم ترین فریضہ ہے۔ انہوں نے بلوچستان کی موجودہ صورت حال پہ تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بلوچستان کے عوام بھوک اور پیاس سے تڑپ تڑپ کر مر رہے ہیں۔ یہ انہیں صرف اور صرف غیر اسلامی وغیر جمہوری حکومت کو تسلیم نہ کرنے کی سزا مل رہی ہے۔ اگر بلوچستان کی موجودہ صورت حال بحال رہی اور عوامی منتخب نمائندوں کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کو روا رکھا گیا اور صوبہ بلوچستان کا کوئی سیاسی حل تلاش نہ کیا گیا تو بلوچستان بھی مشرقی پاکستان کی طرح ملک سے کٹ جائے گا۔ اور اس کی تمام تر ذمہ داری موجودہ بر سر اقتدار پارٹی پر عائد ہوگی۔ مولانا نے حلقہ ژوب میں ہو چکنے والے انتخاب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں کی عوام سو فیصد اکثریت جمعیت کے نمائندہ مولانا زاہد کے ساتھ ہے اور پیپلز پارٹی کے نمائندہ کے خلاف از حد نفرت ہے۔ لیکن بدعنوانیوں اور دھاندلیوں کے ذریعہ پیپلز پارٹی کے نمائندہ کو کامیاب ظاہر کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم اس انتخاب کو تسلیم کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں۔ ہم ظلم کے خلاف علم بغاوت بلند کریں گے۔ اور آڑے آنے والی ہر طاقت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائیگا۔

اس اجتماع سے سیّد مطلوب صاحب زیدی مرکزی ناظم اعلیٰ جمعیت طلباء اسلام نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہم پر بحیثیت انسان مسلمان اور پاکستانی ہونے کے یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم نظام خلافت کے قیام کے لئے کوشش کریں۔ کیونکہ انسان کی تخلیق کا مقصد صرف نظام خلافت کا قیام ہے اور پاکستان بھی صرف اسی نظام کے قیام کے لئے معرض وجود میں آیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک ایسا دور تھا۔ کہ محمد ابنِ قاسم نے ہندوؤں سے ایک عورت کو چھڑوانے کے لئے راجہ داہر سے جنگ لڑی تھی۔ لیکن مسلمانوں نے پاکستان کے قیام کے لئے اپنی ہزاروں عورتیں ہندوؤں کے ہاتھوں میں دیں۔ مگر پاکستان بننے کے بعد مسلمان اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ ناکامی کا سبب صرف اور صرف نااہل اسلام دشمن قیادت ہے۔ جب تک اس قیادت کو کسی صحیح قیادت سے تبدیل نہیں کیا جاتا تو پاکستان میں اسلام کا تصور کرنا بھی محال ہے۔ انہوں نے جمعیت کے پانچ نکاتی پروگرام پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ جمعیت کا مقصد طلباء کو جو ملک کی مختلف آسامیوں پر فائز ہونے والے ہیں۔ ان کے عقائد۔ نظریات۔ اخلاق۔ اعمال اور طرز معاشرت کی اصلاح کی جاتی۔ کیونکہ اگر اس طبقہ کی جو ملک کا بہترین سرمایہ ہیں اور جن کی قربانیوں کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اصلاح نہ کی گئی تو ملک کا نظام کسی طور پر بھی بہتر نہیں ہو سکتا۔ اور جمعیت طلباء ملک میں لارڈ میکالے کے نظامِ تعلیم کو ختم کر کے صحیح اسلامی نظامِ تعلیم کو قائم کر کے دم لے گی۔ جمعیت طلباء اسلام کہروڑ پکا کے ناظم اعلیٰ عبداللطیف نے مدعوین کے تشریف لانے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جمعیت طلباء سے بھرپور تعاون کرنے کی اپیل کی اجتماع سے جمعیت کے صدر مولانا ربانی نے بھی خطاب کیا۔

پریس کانفرنس

لاہور۔ جمعیت طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی صدر جناب محمد اسلوب قریشی نے ہنگامی طور پر طلب کی گئی ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حکومت پاکستان کو متنبہ کیا کہ اگر اقلیتی فرقوں کی جارحیت کا خاتمہ نہ کیا گیا تو ملک میں اندرونی طور پر آئین کی حدود ختم ہو کر رہ جائیگی۔ اور نتائج کی ذمہ داری مرکزی حکومت پر ہو گی۔ انہوں نے ربوہ ریلوے سٹیشن پر ایک خاص فرقہ کے شہریوں۔ نوجوانوں اور غنڈوں کے چناب ایکسپریس پر حملہ کو شرمناک قرار دیا اور اس کی شدید مذمت کی۔

جمعیت طلباء اسلام بہل کا انتخاب

یکم جون کو جمعیت طلباء اسلام بہل کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ

باقی صفحہ ۱۶ پر